یوحنا4 - ایک سامری عورت اور ایک افسر کی یسوع سے ملاقات

الف۔ سامری عورت

1. (1-4 آیات) یسوع یہودیہ سے گلیل کا سفر براستہ سامریہ کرتا ہے۔

پھر جب خُداوند کو معلوم ہوا کہ فریسیوں نے سنا ہے کہ یسوع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا اور بپتسمہ دیتا ہے۔(گو یسوع آپ نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے)۔تو وہ یہودیہ کو چھوڑ کر پھر گلیل کو چلا گیا۔ اور اُس کو سامریہ سے ہو کر جانا ضرور تھا۔

اَ. پھر جب خُداوند کو معلوم ہوا۔۔۔وہ یہودیہ کو چھوڑ کر پھر گلیل کو چلا گیا: یسوع اِس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ اُس کے نمایاں طور پر اُبھرنے اور اُسکی شہرت کی وجہ سے اُس کا مذہبی قیادت (جن میں فریسی شامل تھے) کے ساتھ سامنا اور ٹکراؤ ہونے والا تھا۔ اور یسوع اِس بات کو بھی جانتا تھا کہ اُس ٹکراؤ کے لئے ابھی وقت مناسب نہیں تھا،لہذا وہ پھر سے گلیل کو چلا گیا۔

ب. یسوع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا اور بپتسمہ دیتا ہے۔(گو یسوع آپ نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے): یسوع کی طرف سے بپتسمے دینے کے کام کا ذکر پہلے ہمیں یوحنا 3 باب 22 آیت میں ملتا ہے۔ یسوع نے یوحنا اصطباغی کی طرف سے کئے جانے والے کام کو بھی جاری رکھا جو مسیحا کے لئے توبہ اور طہارت کے بپتسمے کے ذریعے سے لوگوں کے تیار ہونے کا عملی مظاہرہ تھا۔ یہاں پر ہمیں یہ بات وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ یسوع خود بپتسمے نہیں دیتا تھا بلکہ اُس نے یہ کام اپنے شاگردوں کے سپرد کیا ہوا تھا۔

i. اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب یسوع کے شاگردوں نے پینتکست کے موقع پر بپتسمے دیئے (اعمال 2 باب 41 آیت) تو اُن کا پہلے بپتسمہ دینے کا تجربہ توبہ، طہارت اور مسیح کے ساتھ شناخت سے جڑا ہوا تھا۔

ii. "بپتسمہ دینے کے ذریعے سے اُس نے اپنی راہ تیار کرنے والے [یوحنا] کے ساتھ ہم آہنگی کی تصدیق کی۔ اور خود بپتسمہ نہ دینے کے ذریعے سے اُس نے یوحنا اصطباغی پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔" (مورث)

ج. اور اُس کو سامریہ سے ہو کر جانا ضرور تھا: اگرچہ سامریہ میں سے ہو کر گلیل جانے والا راستہ مختصر ترین تھا، لیکن متقی یہودی اکثر اِس راستے سے سفر کرنے سے کتراتے تھے۔ اور اِس کی وجہ یہ تھی کہ زیادہ تر یہودیوں اور سامریوں کے درمیان بہت زیادہ عدم اعتماد اور ناپسندیدگی پائی جاتی تھی۔

i. جس وقت بابل نے جنوبی سلطنت یعنی یہودیہ کو فتح کیا تو وہ وہاں آباد قریباً تمام لوگوں کو اسیر بنا کر بابل کی جلاوطنی میں لے گئے تھے۔ باقی صرف وہی لوگ بچے تھے جو معاشرے میں انتہائی کمتر خیال کئے جاتے تھے، اور اُنہیں وہاں اِسی لئے چھوڑ دیا گیا تھا کیونکہ بابلی اپنی سلطنت میں اِس طرح کے انتہائی معمولی اور کمتر لوگوں کو نہیں لے کر جانا چاہتے تھے۔ پس پیچھے بچ جانے والے اِن لوگوں نے وہاں آ کر بسنے والی دیگر اقوام کے لوگوں کے ساتھ شادیاں کیں اور اِس کے نتیجے میں سامری ایک نئے نسلی اور مذہبی گروہ کے طور پر اُبھرے۔

ii. چونکہ سامریوں کا اسرائیلیوں کے ساتھ تاریخی تعلق تھا اِس لئے اُن کا ایمان موسیٰ کی شریعت اور رسومات کے ساتھ ساتھ مختلف طرح کی توہمات کا مرکب تھا۔ یسوع کے زمانے کے زیادہ تر یہودی سامریوں سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اُنکے نزدیک سامری مخلوط النسل / دوغلے اور ایمانی لحاظ سے مختلف طرح کے ٹوٹکوں پر عمل کرنے والے تھے۔ سامریوں نے یہواہ کے لئے کوہِ گرزیم پر اپنی ہیکل بنائی ہوئی تھی جسے یہودیوں نے 128 قبل از مسیح میں جلا دیا تھا۔ یہودیوں کے اِس عمل نے یہودیوں اور سامریوں کے باہمی تعلق کو مزید خراب کر دیا تھا۔

iii. "پس جو راستہ یہودی یروشلیم سے گلیل جانے کے لئے اپناتے تھے وہ یردن سے دور کے علاقے میں سے ہو کر گزرتا تھا۔ یہ راستہ نسبتاً لمبا ضرور تھا، لیکن اِس راستے سے جانے کی بدولت اُن کا سامریوں سے سامنا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن وہ یہودی جو بہت زیادہ مذہبی کٹر نہیں تھے وہ سامریہ کے علاقے میں سے گزر کر گلیل چلے جایا کرتے تھے۔" (مورث)

iv. یہاں پر لکھا ہے کہ یسوع کا اُس علاقے میں سے ہو کر جانا ضرور تھا۔ اُس کا اُس راستے میں سے گزرنا سفری انتظامات یا عملی ضروریات کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اُس علاقے میں وہ لوگ تھے جنہیں اُس کا کلام سننے کی ضرورت تھی۔

2. (5-6 آیات) یسوع سامریہ کے شہر سُوخار میں ایک کنویں پر آتا ہے۔

پس وہ سامریہ کے ایک شہر تک آیا جو سوخار کہلاتا ہے۔ وہ اُس قطعہ کے نزدیک ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا۔ اور یعقوب کا کنواں وہیں تھا۔ چنانچہ یسوع سفر سے تھکاماندہ ہو کر اُس کنوئیں پر یونہی بیٹھ گیا۔ یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔

اَ. **یعقوب کا کنواں وہیں تھا:** سوخار اصل میں قدم شہر سکم تھا اور یہ سامریہ کا مرکزی شہر تھا۔

- یہ وہ مقام ہے جہاں پر بابل کے علاقے میں سے نکل کر ابرہام آیا تھا جب اُسے خُدا نے کنعان کی سرزمین میں بلایا۔ (پیدایش 12 باب 6 آیت)
- یہ وہی مقام ہے جہاں پر خُدا نے کنعان میں ابرہام پر ظاہر ہو کر اُس کے ساتھ اپنے اِس عہد کی تجدید کی تھی کہ وہ اُسے اور اُسکی اولاد کو کنعان کی سرزمین دے گا۔ (پیدایش 12 باب 7 آیت)
- یہ وہی مقام ہے جہاں پر ابرہام نے ایک قربان گاہ بنائی تھی اور خُدا سے دُعا کی تھی۔ (پیدایش 12 باب 8 آیت)
- یہ وہ مقام ہے جہاں پر یعقوب اپنے ماموں کے ہاں سے واپس آتے وقت اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ بحفاظت پہنچ گیا تھا۔ (پیدایش 33 باب 18 آیت)
- یہ وہ مقام ہے جہاں پر یعقوب نے زمین کا ایک قطعہ حمور اور اُسکے بیٹوں سے چاندی کے سو سکوں کے عوض خریدا تھا۔ (پیدایش 33 باب 19 آیت)
- یہ وہ مقام ہے جہاں پر یعقوب نے ایک مذبح بنایا تھا اور اُس کا نام ایل اِلہِ اسرائیل رکھا۔ (پیدایش 33 باب 20 آیت) اِسی چیز نے یعقوب اور یعقوب کے اُس کنویں کے درمیان تعلق کو قائم کیا جو سوخار کے علاقے میں ہے۔

- سوخار (سکم) ہی وہ علاقہ ہے جہاں پر یعقوب کی بیٹی دینہ کی آبروریزی بھی ہوئی اور اِس سانحے کی بدولت غیض وہ غضب میں یعقوب کے بیٹوں نے اُس شہر کو جلا دیا اور وہاں کے مردوں کو قتل کر دیا تھا۔ (پیدائش 34 باب)
- یہ وہ علاقہ ہے جو یعقوب نے یوسف کو دیا تھا اور اُس کے مطابق اُس نے وہ اموریوں کے ہاتھ سے اپنی تلوار اور کمان سے لیا تھا۔ (پیدائش 48 باب 22 آیت)
- یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر آخرکار یوسف کی ہڈیوں کو دفن کیا گیا تھا جنہیں اسرائیلی ملکِ مصر میں سے نکال لائے تھے (یشوع 24 باب 32 آیت)
- اور یہی وہ مقام ہے جہاں پر یشوع نے لوگوں کے ساتھ عہد کیا تھا اور اُنہوں نے اپنے وعدے کی تجدید کی تھی اور یشوع نے وہ اہم اور مشہور و معروف الفاظ کہے تھے "اب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خُداوند کی پرستش کریں گے۔" (یشوع 24 باب 15 آیت)

i. "کچھ لوگوں کا خیال ہے اِس شہر کا نام 'سوخار' جس کے معنی ہیں 'نشے میں دھت یا جھوٹا' اصل میں یہودیوں نے سامریوں کی نفرت کی وجہ سے اُس علاقے کو دیا تھا۔ یعنی وہ سکم کو حقارت آمیز طور پر سوخار کہہ کر پکارتے تھے۔" (ایلفرڈ)

ب. **سفر سے تھکاماندہ ہو کر:** کافی دیر تک پیدل چلنے کے بعد یسوع تھک گیا تھا۔ گزشتہ ابواب میں ہم نے دیکھا کہ یوحنا نے بڑی وضاحت کے ساتھ اِس بات کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ یسوع خُدا ہے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ ہمیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ یسوع کوئی سپر مین نہیں تھا۔ جب وہ مجسم ہوا تو اُس نے اپنی ذات کو مکمل طور پر تابع کر دیا اور ہماری جسمانی کمزوریوں اور حد بندیوں کو بھی اپنا لیا۔

i. **چنانچہ یسوع۔۔۔ اُس کنوئیں پر یونہی بیٹھ گیا:** "یہاں پر فقرے کے آغاز میں چھوٹا سا لفظ 'چنانچہ' ایک ایسی چیز یا بات پر زور دے رہا ہے جسے انگریزی زبان میں یا اُردو زبان میں آسانی کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ لفظ ظاہری طور پر بہت زیادہ تھکاوٹ کے خیال کو اور زیادہ بڑھا کر پیش کرتا ہے۔" (میکلیرن)

ii. "اگرچہ ہمارا انجیل نویس اِس بات پر زور دیتا ہے کہ خُدا کا زندہ کلام یسوع ناصری کی صورت میں مجسم ہوا، لیکن اِس کے ساتھ ہی انجیل نویس اِس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ کلام مجسم ہو کر (حقیقی) انسان بنا تھا۔" (بروس)

iii. "یعقوب کا یہ چشمہ کسی بھی شک و شبے کے بغیر آج کے دور میں تمام سامریوں، یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں کے نزدیک یعقوب کے کنویں کے طور پر ہی جانا جاتا ہے۔" (ٹرینچ)

ج. **یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا:** وہ حساب جو یوحنا نے یہاں پر اِستعمال کیا ہے اُس کے لحاظ سے یہ دوپہر کا وقت تھا جس وقت گرمی اپنے زوروں پر ہوتی ہے۔ کیونکہ یسوع تھکا ہوا تھا اور گرمی بھی بہت زیادہ تھی، اِس لئے اُس وقت یسوع نے تازہ پانی کی ضرورت محسوس کی۔

3. (7-9 آیات) یسوع سامری عورت سے بات چیت کرتا ہے۔

سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی۔ یسوع نے اُس سے کہا مجھے پانی پلا۔ کیونکہ اُس کے شاگرد شہر میں کھانا مول لینے کو گئے تھے۔ اُس سامری عورت نے اُس سے کہا کہ تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے؟ (کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے)۔

أ. **سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی:** یہ عورت ایک انتہائی بے قائدہ وقت پر پانی بھرنے کے لئے آئی تھی اور وہ اِس کام کے لئے آئی بھی اکیلی تھی۔ عام طور پر عورتیں صبح کے وقت ہی کنویں پر پانی بھرنے کے لئے آیا کرتی تھیں اور وہ جب بھی آتیں پورے گروہ میں آتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُسے اُس وقت پانی کی اچانک ضرورت پیش آگئی ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاص وجہ سے برادری کی طرف سے اُس سے سماجی تعلق قطع کیا گیا تھا جس کی وجہ سے دوسری عورتیں اُس سے دور رہتی تھیں۔

i. "اُس دور میں عورتیں کنویں سے پانی بھرنے کے لئے عام طور پر گروہوں میں آیا کرتی تھیں اور وہ بھی دن کے ٹھنڈے وقت میں۔" (بروس)

ii. ایڈم کلارک اِس خیال کی مزید وضاحت کرتا ہے: "یہودی کہتے ہیں کہ وہ نوجوان جو شادی کے خواہش مند ہوتے تھے وہ اکثر کنوؤں کے آس پاس آیا جایا کرتے تھے کیونکہ عام رواج کے مطابق نوجوان لڑکیاں وہاں پر پانی بھرنے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عورتیں جن کا کردار اچھا نہیں ہوتا تھا وہ بھی اکثر ایسی جگہوں پر آتی جاتی رہتی تھیں۔"

iii. سب باتوں پر غور کیا جائے تو اِس عورت کا کردار کافی مسحور کن ہے۔ "عمر کے لحاظ سے وہ بالغ ہے، اور مجموعی طور پر اُسکا ماضی اچھی شہرت کا حامل نہیں تھا۔ وہ سماجی لحاظ سے کافی غیر سنجیدہ ہے اور اجنبیوں سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے، وہ کافی چرب زبان بھی ہے اور بہت ہی اہم باتوں کو ٹھٹھوں میں اُڑانے میں بھی کافی تیز ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ اُس کی ذات میں چھپے ہوئے ناپاک اور جھوٹی شان وشوکت کے انبار بھی ہیں۔ اُس کا ضمیر بھی کام کرتا نظر آتا ہے اور اُس میں یہ خواہش بھی پائی جاتی ہے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے وہ اُس سے بڑھ کر کچھ اور حاصل کرے۔" (میکلیرن)

iv. شاگرد شہر میں کھانا لینے کو گئے ہوئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اُنہوں نے اُس شہر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں اُس عورت کو دیکھا ہو۔ "اُن کی زندگیوں کے اُس موقع پر یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ عورت اُنہیں راستے میں ملی تھی تو اُنہوں نے اُس کو راستہ دینے کی بجائے خود پہلے گزرنے کا سوچا ہو گا۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک سامری عورت تھی اور شاید اُسکی چال ڈھال سے بھی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہو کہ وہ اچھے کردار کی عورت نہ تھی۔ اگر شاگردوں اور اُس عورت کا راستے میں کہیں سامنا ہوا ہو تو یقینی طور پر اُسے ایک طرف ہو کر گلیل کے اِن مردوں کے گزرنے کا انتظار کرنا پڑا ہو گا۔" (بوئیس)

ب. **یسوع نے اُس سے کہا:** روایت کے مطابق ربی لوگوں کے سامنے کسی عورت سے بات نہیں کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ عوام الناس کے درمیان اپنی بیوی سے بھی کلام نہیں کرتے تھے۔ اُس دور میں ربی تو دور کی بات ایک عام یہودی کے لئے یہ ایک بہت ہی غیر معمولی بات تھی کہ وہ ایک سامری عورت کے برتن سے پانی پینا قبول کرے۔ یہی بات ہے کہ یسوع نے جب عورت سے کہا کہ وہ اُسے پانی پلائے تو اِس بات سے وہ عورت بہت زیادہ حیران ہو گئی تھی۔ اِس کے ساتھ ساتھ شاگرد بھی بہت زیادہ حیران تھے کہ وہ ایک عورت سے باتیں کر رہا تھا۔ (یوحنا 4 باب 27 آیت)

i. "مذہبی لحاظ سے کٹر ربی، ہر ایک ربی کو عوام الناس کے سامنے کسی عورت کو سلام کرنے یا اُسکے سلام کا جواب دینے سے منع کرتے تھے۔ ایک ربی عوام الناس میں اپنی بیوی، بیٹی یا اپنی بہن کے ساتھ بھی کلام نہیں کرتا تھا۔ حتیٰ کہ اُس دور میں ایسے فریسی بھی تھے جنہیں 'زخم خوردہ اور لہولہان' فریسی کہا جاتا تھا کیونکہ جب کبھی راہ چلتے ہوئے سامنے کوئی عورت آجاتی تو وہ اکثر آنکھیں بند کر لیتے تھے، یا پھر دیوار کی طرف منہ کر لیتے یا اوپر گھروں کی طرف دیکھنا شروع کر دیتے تھے!" (بارکلے)

ج. **مجھے پانی پلا:** کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جس وقت خُدا کے کاموں سے انسانی شراکت کو خارج کر دیا جائے تو اُس وقت وہ زیادہ جلال پاتا ہے۔ اِس کے باوجود جس وقت یسوع نے ایک سامری عورت سے پانی مانگا، ایک طرح سے اُس کی مدد مانگی تو اُس کے جلال میں رتی بھر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔ اب چونکہ اِس سب سے خُدا کے ایک بہت بڑے منصوبے کی تکمیل ہوئی تھی تو یسوع کی طرف سے اِس عورت کے ساتھ الٰہی محبت اور بھلائی کو بانٹنے سے خُدا باپ اور خُدا بیٹے کو بہت زیادہ جلال ملا تھا۔

i. **مجھے پانی پلا:** "وہ اِس بات سے بے بہرہ نہیں ہے کہ کسی رُوح کو جیتنے کے لئے پہلے اکثر خدمت دینے یا لینے کے بارے میں پوچھنا مناسب ہوتا ہے۔" (گوڈٹ، مورث کی تفسیر میں مرقوم)

ii. اِس سارے واقعے میں ہم کئی ایک ایسی باتیں دیکھتے ہیں جو بظاہر یسوع کے اپنے کلام کا تضاد محسوس ہوتی ہیں۔

- آرام دینے والا خود تھک گیا ہے۔
- وہ جو اسرائیل کا مسیحا ہے وہ ایک سامری عورت سے گفتگو کر رہا ہے۔
- وہ جو زندگی کے پانی کا مالک ہے وہ ایک کنویں کا پانی مانگتا ہے۔

iii. "اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے معجزات کرنے کی قدرت دوسروں کی مدد اور اُس کے عظیم کاموں کے لئے استعمال ہونی چاہیے۔ لیکن جہاں تک اُسکی اپنی ذات کا سوال ہے اُس نے جس انسانیت کو اپنایا ہے اُسے اُس کی ناتوانی کو بھی برداشت کرنا چاہیے، اور اِس کے مسئلوں اور دُکھوں کو بھی برداشت کرنا چاہیے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو خود سے پورے کرنے سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھتا ہے۔" (سپرجن)

iv. ہمارے پاس اِس بات کو ماننے کا مناسب جواز موجود ہے کہ اُس عورت نے یسوع کو اُسکے مانگنے پر پانی دیا تھا اور اُس نے یوحنا 4 باب 9 آیت میں مرقوم سوال یسوع کو پانی دیتے وقت یا اُس وقت پوچھا جب یسوع نے پانی پی لیا تھا۔

د. **تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے؟** وہ عورت یسوع کی دوستانہ روش یا سلوک کی وجہ سے متاثر ہو گئی۔ اُس کے لئے ایک یہودی مرد کی طرف سے اپنے یعنی ایک سامری عورت سے انتہائی نرمی میں کہے گئے اِس طرح کے الفاظ سُننا حیران کن تھا، کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے تھے۔

i. یوحنا نے یہ محسوس کیا کہ یہ بات اُس دور میں اتنے اچھے طریقے سے لوگوں کو معلوم تھی کہ اُسے اِس کی مزید کوئی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ "اِن دونوں قوموں کے درمیان جو شدید قسم کی نفرت پائی جاتی تھی اُسے اُس وقت ہر کوئی جانتا تھا۔ یہودی سامریوں پر لعنتیں بھیجتے رہتے تھے اور وہ دل سے یہ مانتے تھے کہ سامری واقعی ہی لعنت زدہ لوگ تھے۔ یہودیوں کی طرف سے سامریوں کے لئے سب سے زیادہ رحمدلانہ خواہش یہ تھی کہ آئندہ قیامت [تمام مُردوں کے جی اُٹھنے) میں سامریوں کا کوئی حصہ نہ ہو، یا دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتے تھے کہ سامری صفحۂ ہستی سے غارت ہو جائیں۔" (کلارک)

ii. بہت ساری ایسی وجوہات موجود تھیں جن کی بنیاد پر یسوع کے دور کے یہودی مذہبی رہنما اُس سامری عورت سے نفرت کر سکتے تھے۔ سب سے پہلے تو وہ ایک عورت تھی، وہ سامری تھی اور مزید یہ کہ وہ مشکوک کردار کی حامل تھی۔ بہر حال نیکدیمس کے ساتھ اپنی بات چیت میں یوحنا نے ہمیں دِکھایا کہ یسوع نے اُس دور کی مذہبی قیادت کو کچھ خاص باتیں کہیں، اور یہاں پر ایک سامری عورت کے ساتھ ملاقات میں یسوع نے سامری عورت بشمول اُن تمام لوگوں سے کچھ خاص باتیں کہیں جن سے مذہبی قیادت نفرت کرتی تھی۔

4. (10-12 آیات) یسوع زندگی کے پانی میں اُس عورت کی دلچسپی پیدا کرتا ہے۔

یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اگر تُو خُدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔ عورت نے اُس سے کہا اَے خُداوند تیرے پاس پانی بھرنے کو تو کچھ نہیں اور کنواں گہرا ہے۔ پھر وہ زندگی کا پانی تیرے پاس کہاں سے آیا؟ کیا تُو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہم کو یہ کنواں دیا اور خود اُس نے اور اُس کے بیٹوں نے اور اُس کے مویشی نے اُس میں سے پیا؟

اَ. اگر تُو خُدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا: یسوع نے عورت کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کئی ایک چیزوں میں اُسکی دلچسپی پیدا کر دی تھی۔

- اُس نے خُدا کی بخشش میں اُس عورت کے لئے دلچسپی پیدا کر دی (اگر تُو خُدا کی بخشش کو جانتی)
- اُس نے اپنی ذات میں عورت کے لئے دلچسپی پیدا کر دی (اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے۔)
- اُس نے اِس بات میں بھی عورت کے لئے دلچسپی پیدا کر دی تھی کہ وہ اُسے کونسی چیز دے سکتا تھا (وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔)

i. اِن الفاظ اگر تُو جانتی۔۔۔ تُو اُس سے مانگتی کے ساتھ ایک اہم اصول جڑا ہوا ہے۔ اگر آپ زیادہ جانتے تو آپ زیادہ دُعا کرتے۔

ii. یہاں پر ایک اور اصول بھی کارفرما ہے: یسوع اکثر ہم سے اِس طرح بات کرتا ہے جیسے کہ ہم جس قدر رُوحانی ہیں یا سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اُس سے کہیں زیادہ ہوں۔ اور وہ ایسا خاص مقصد کے تحت کرتا ہے۔

ب. وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا: پُرانے زمانے میں چشموں کے پانی کو زندگی کا پانی یا زندہ پانی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ زمین میں سے نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔ پس اِس بات کی روشنی میں شاید پہلی بار سُننے پر کسی کو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ یسوع اُس عورت کو کسی ایسے چشمے کے بارے میں بتا رہا ہے جو کہیں نزدیک واقع ہو۔ لیکن یسوع نے یہاں پر ' زندگی کا پانی ' جیسے الفاظ خاص مقصد کے تحت استعمال کئے تھے اور اِس سے اُسکی مُراد ایسا رُوحانی پانی تھا جو رُوح کی پیاس مٹاتا اور زندگی بخشتا ہے۔

i. "پُرانے عہد نامے میں زندگی کے پانی کی اصطلاح کو کئی بار یہواہ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ یہواہ کو آبِ حیات کا چشمہ کہا گیا ہے۔ (یرمیاہ 2 باب 13 آیت اور 17 باب 13 آیت)" (مورِث)

ii. یومِ کفارہ سے متعلق سامریوں کی دُعاؤں کی کتاب (جسکے بارے میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ بہت بعد کے دور میں آئی) میں تاحب (سامریوں کے مسیحا جو یہودیوں کے مسیحا کا مماثل، ہمزاد یا ہم مرتبہ ہو گا) کے حوالے سے لکھا ہے کہ اُس کے چرسوں سے پانی بہے گا۔ (یہاں بیان کردہ زبان دانی غالباً بلعام کی گنتی 24 باب 7 آیت کی پیشگوئی سے لی گئی ہے۔)" (بروس)

ج. تیرے پاس پانی بھرنے کو تو کچھ نہیں: جس وقت شاگرد شہر کو گئے تھے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ چمڑے کی وہ تھیلی بھی لے گئے تھے جسے کسی کنویں میں سے پانی نکالنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

د. کیا تُو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے: یہاں پر یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا اُس عورت کا یہ سوال واقعی ہی سنجیدہ تھا یا پھر اُس نے خشک مزاجی اور بدخوئی سے یسوع پر تنقید کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔ اِس سوال کی اصل نوعیت کا اندازہ اُس عورت کے لہجے سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ابھی ہمارے سامنے یہ حقیقت

بھی ہے یسوع کے ساتھ اِس ملاقات اور گفتگو کے اختتام پر اُس نے اِس بات کا یقین کیا، پس اِس سے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ غالباً اُس کی طرف سے یہ سوال خلوص اور سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا۔

5. (13-15 آیات) یسوع اُس عورت کو زندگی کے اپنی کے اثرات [فوائد بتاتا ہے]۔

یسوع نے جواب میں اُس سے کہا جو کوئی اِس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہو گا۔ مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئے گا جو مَیں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہو گا بلکہ جو پانی مَیں اُسے دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔ عورت نے اُس سے کہا اَے خُداوند وہ پانی مجھ کو دے تاکہ مَیں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں تک آؤں۔

أ. جو کوئی اِس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہو گا: یسوع یہ بات جانتا تھا کہ وہ عورت اور اُس گاؤں میں رہنے والا ہر ایک فرد اپنی پیاس بجھانے کے لئے اُسی کنویں کا پانی استعمال کرتا ہو گا۔ یسوع نے یہاں پر پیاس کو ایک رُوحانی ضرورت، اور ایک خواہش کو جو سب کے اندر ہے بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔

ب. مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئے گا جو مَیں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہو گا: یسوع نے یہاں پر ایک بہت ہی حیرت انگیز پیشکش کی ہے۔ اُس نے اُس عورت اور ہر ایک شخص کو ایک ایسی چیز پینے کی پیشکش کی جو ابدی طور پر اُنکی رُوحانی پیاس کو مٹا سکتی تھی۔ اِس میں مرکزی بات زندگی کے اُس پانی کو پینا ہے جس کی پیشکش یسوع کرتا ہے۔

i. لوگوں میں یہ بات عام پائی جاتی ہے کہ وہ خُدا کی طرف سے اُن میں تخلیق کردہ اندرونی پیاس کو بہت ساری مختلف چیزوں سے یا کسی بھی چیز سے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اُس آبِ حیات کو جس کی پیشکش یسوع اُنہیں کرتا ہے استعمال نہیں کرتے۔ لوگ پیاسے ہیں–اُنہیں کسی چیز کی ضرورت ہے، وہ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ متلاشی ہیں، اِس لئے وہ ادھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہی۔ لیکن وہ واحد چیز جس سے کسی انسان کی رُوح کی اصل پیاس بجھ سکتی ہے وہ یسوع کی طرف سے دیا گیا آبِ حیات ہے۔

ii. پینا اور پیاس خُدا کی طرف سے دستیابی و دستگیری اور انسان کی ضرورت کی عام تصویریں ہیں۔ پینا ایک عمل ہے، کسی چیز کو حاصل کرنے کا عمل –ایمان ہی کی طرح یہ کچھ کرنے کا عمل ہے، لیکن یہ اپنے آپ میں کسی شخص کو اعزاز، انعام یا اہلیت کا مستحق بنانے والا عمل نہیں ہے۔

iii. "ایک پیاسا انسان اپنی پیاس سے جان چھڑانے کے لئے کیا کرتا ہے؟ وہ کچھ پیتا ہے۔ غالباً پورے کلام مُقدس میں ایمان کی نمائندگی اِس بات سے بہتر کوئی اور چیز نہیں کرتی۔ پینے سے مراد حاصل کرنا، ایک پل میں تازہ دم کر دینے والا گھونٹ اپنے گلے سے نیچے اُتارنا ہے۔ اگر کسی شخص کا منہ دھونے والا ہو تو بھی وہ پی سکتا ہے۔ وہ کوئی بہت ہی عام شخصیت کا حامل شخص ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی ایسا تازگی بخش پانی کا گھونٹ اُسکی بھی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔ پینا ایک حیرت انگیز طور پر آسان کام ہے، اور کچھ کھانے سے بہت زیادہ سادہ ہے۔" (سپرجن، پیاسی رُوحوں کے لئے خوشخبری)

iv. ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص یہ شکایت کرے: "جس آبِ حیات کی یسوع پیشکش کرتا ہے مَیں نے اُسے پیا تھا لیکن مَیں پھر سے خالی اور پیاسا محسوس کر رہا ہوں۔" اِس کا جواب بالکل سادہ ہے: دوبارہ سے پیو! جس آبِ حیات کی پیشکش یسوع کر رہا ہے وہ کوئی ایک چلّو پانی نہیں جسکی ایک چُسکی رُوحانی پیاس کو بجھا دے گی، اِس کے برعکس اِس کے ساتھ ایک مسلسل تعلق کی ضرورت ہے۔

ج. بلکہ جو پانی مَیں اُسے دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا: اِس پانی کا اثر اِسکو پینے والی شخص کی محض پیاس بجھانے سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ یہ اپنے پینے والے کے دل کے اندر بھلائی اور کئی اور زندگی بخش چیزوں کو تخلیق کرتا ہے۔ یہ اپنے پینے والے شخص میں ایک چشمہ بن جاتا ہے۔

د. اَے خُداوند وہ پانی مجھ کو دے: اُس سامری عورت کا جواب اگرچہ منطقی تھا لیکن وہ رُوحانی نہیں تھا۔ اصل میں وہ ہر روز کنویں پر آ کر پانی بھرنے کے کام سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں اُس کے یسوع کو اِس جواب کا مطلب یہ تھا کہ "یسوع، اگر تُو میری زندگی کو آرام دہ اور پر آسائش بنانا چاہتا ہے تو مَیں اِسے حاصل کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں، یہ مجھے دو!"

6. (16-19 آیات) یسوع اُس کی گناہ آلود زندگی کے بارے میں بات کرتا ہے۔

یسوع نے اُس سے کہا جا اپنے شوہر کو یہاں بلا لا۔ عورت نے جواب میں اُس سے کہا مَیں بے شوہر ہوں۔ یسوع نے اُس سے کہا تُو نے خوب کہا مَیں بے شوہر ہوں۔ کیونکہ تو پانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے پاس تُو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں۔ یہ تُو نے سچ کہا۔ عورت نے اُس سے کہا اَے خُداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے۔

اَ. جا اپنے شوہر کو یہاں بلا لا: یہ قطعی طور پر کوئی عجیب سوال نہیں تھا۔ اِس عورت کے ساتھ اِس کافی لمبی گفتگو میں یسوع وہ کام کرنا چاہ رہا تھا جو اُس دور میں سماجی حدود کے مطابق معقول تھا۔ اُن کے درمیان ہونے والی مزید گفتگو کے لئے زیادہ موزوں ماحول تبھی ہوتا جب اُس عورت کا شوہر بھی اُس کے ساتھ ہوتا۔

ب. مَیں بے شوہر ہوں۔۔۔ تو پانچ شوہر کر چکی ہے: عورت نے دعویٰ کیا کہ اُس کا کوئی بھی شوہر نہیں تھا اور تکنیکی پہلو سے اُس کی بات سچ تھی، لیکن یسوع مافوق الفطرت طور پر یہ جانتا تھا کہ اُس عورت کی شادی شدہ زندگی کی کہانی میں بہت ساری اور باتیں بھی شامل ہیں۔

i. "ہر ایک انسان کی رُوح تک رسائی کے لئے یسوع مختلف طرح کے دروازوں کو استعمال کرتا ہے۔ کچھ کی رُوح میں وہ سمجھ اور حکمت کے ذریعے سے داخل ہوتا ہے، کچھ کی رُوح میں محبت کے ذریعے سے، کچھ کی رُوح میں وہ خوف کے ذریعے سے بھی داخل ہوتا ہے اور کچھ کی رُوح میں اُمید کے دروازے سے؛ اِس عورت کی رُوح تک رسائی کے لئے یسوع نے اُس کے ضمیر کا دروازہ استعمال کیا۔" (سپرجن)

ج. اور جس کے پاس تُو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں: یسوع نے اُس کے سامنے یہ پریشان کر دینے والے معاملے کو اُٹھایا، کیونکہ اُس کی گناہ آلود زندگی کو اُس پر ظاہر کرنے کی ضرورت تھی۔ اُس عورت کے لئے یہ فیصلہ کرنے کی گھڑی تھی کہ آیا وہ اپنے گناہوں سے زیادہ پیار کرتی ہے یا پھر مسیحا سے۔

i. جس وقت یسوع نے اُس عورت سے کہا کہ جس کے ساتھ وہ رہ رہی ہے وہ اُس کا خاوند نہیں تو یسوع نے اُس عورت اور ہم سب پر یہ بات ظاہر کر دی کہ ساتھ رہنا اور شادی کا بندھن رکھنا ایک ہی چیز نہیں ہے۔ یسوع نے یہ بات بھی ظاہر کر دی کہ ایک تعلق کو شادی کہہ دینے سے یسوع اُس تعلق کو شادی تسلیم نہیں کرتا۔

ii. "مَیں یہ مانتا ہوں کہ اُس کی درخواست کو پورا کرنے کے لئے یہاں پر بالکل صحیح معاملے کو ڈھونڈ لیا گیا ہے۔ رُوح القدس کا اور اُس ذات کا جو رُوح القدس سے پُر ہے پہلا کام یہی ہے کہ وہ لوگوں کو اُن کے گناہ منوائے۔" (ایلفرڈ)

د. اَے خُداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے: یہ اُس عورت کا ظاہری مشاہدہ تھا وہ کافی حیران تھی، بلکہ اُس کی حیرت ہی گم ہو گئی تھی کہ یسوع کو اُس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔

i. "اگر وہ اِس بات کا ادراک کر لیتی کہ وہ ایک گناہگار ہے تو یہ بات یقینی طور پر اُس کے لئے بہت زیادہ بہتر ہوتی۔" (سپرجن)

7. (20-26 آیات) سامری عورت اور یسوع پرستش پر گفتگو کرتے ہیں۔

ہمارے باپ دادا نے اِس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہیے یروشلیم میں ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا اَے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلیم میں۔ تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں اُس کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب بھی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خُدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔ عورت نے اُس سے کہا میَں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرستس کہلاتا ہے آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتا دے گا۔ یسوع نے اُس سے کہا میَں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔

اَ. ہمارے باپ دادا نے اِس پہاڑ پر پرستش کی: ہو سکتا ہے کہ اُس عورت کے لئے یہ بات واقعی ہی تذبذب کا باعث ہو یا یہ اُس کی راہ کا روڑا ہو۔ لیکن بظاہر تو یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ محض ایک بہانہ ہی تھی اور اِس بات کی طرف گفتگو موڑنے کے ذریعے سے وہ اپنے سابقہ شوہروں اور موجود طور پر اُس شخص کے بارے میں گفتگو کو بند کرنا چاہتی تھی جو اُس کے ساتھ رہ رہا تھا لیکن اُس کا شوہر نہیں تھا۔

i. اگر وہ یہاں پر عبادت کے لئے درست یا مخصوص جگہوں کی بحث شروع کرنے کی کوشش کر رہی تھی تو بھی یسوع اُس کی اِس بحث کا حصہ بننے والا نہیں تھا۔ یسوع بحث جیتنے سے زیادہ رُوحوں کو جیتنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔

ب. تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو: سامری یہ مانتے تھے کہ موسیٰ نے کوہِ گرزیم – برکت کے پہاڑ پر ایک مذبح بنانے کا حکم دیا تھا۔ اور اُس پہاڑ پر پرستش کرنے کا جو جواز وہ پیش کرتے تھے وہ یہی ہے۔ لیکن ہر اُس ایمان یا عقیدے کی طرح جو ہر ایک مذہب کے کچھ عناصر کو اپنے ایمان کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے وہ اُس کی پرستش کرتے تھے جسے وہ نہیں جانتے تھے۔

i. تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں اُس کی پرستش کرتے ہیں: "یہاں پر یسوع کی طرف سے استعمال ہونے والے دونوں الفاظ 'تم اور ہم' تاکیدی ہیں یعنی اِن پر زور دیا گیا ہے۔ یسوع یہاں پر یہودیوں اور سامریوں کا بڑا واضح موازنہ کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بڑے واضح طور پر یہودیوں کے ساتھ جوڑتا ہے۔" (مورث)

ii. سامری یہودی کلامِ مقدس کی پہلی پانچ کتابوں کو ہی مانتے تھے اور باقی کتب کو رَد کرتے تھے۔ "سامری کلام میں سے صرف وہی کچھ لیتے یا اُسی پر غور کرتے تھے جس کی اُنہیں ضرورت ہوتی تھی اور باقی کلام کی بالکل کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔" (بارکلے)

ج. وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلیم میں: یسوع نے اُس کی توجہ ایک ایسے دور کی طرف دلانے کی کوشش کی جب پرستش کے لئے جگہوں (یروشلیم یا گرزیم) کو اہمیت نہیں دی جائے گی۔ وہ وقت جب یسوع کا عظیم کام عظیم رُوحانی پرستش کا باعث بنے گا۔

i. ڈوڈز نے اِس وعدے کے حوالے سے کہا ہے کہ "ہمارے خُداوند کی طرف سے کئے جانے والے بڑے ترین اعلانات میں سے یہ بھی ایک ہے، اور اُس نے یہ اعلان ایک گناہگار عورت کے سامنے کیا تھا۔"

ii. یسوع نے نبوتی لحاظ سے جو یہ کہا کہ تم۔۔۔ پرستش کرو گے، اگرچہ وسیع معنوں میں تمام انسانوں پر لاگو ہونے والا ایسا بیان ہے جو پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ صرف بنیادی طور پر سامریہ میں انجیل کی منادی اور اُس کے قبول کئے جانے کے متعلق پیشن گوئی تھی۔

د. خُدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں: اِن الفاظ کے ساتھ یسوع حقیقی پرستش کے بنیادی عناصر کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ حقیقی پرستش کا تعلق جگہوں اور آرائشی سامان یا لباس کے ساتھ نہیں بلکہ رُوح اور سچائی کے ساتھ ہے۔

i. رُوح میں پرستش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ رُوحانی حقائق کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں نہ کہ جگہوں، ظاہری قربانیوں، طہارتی رسموں اور آرائشی سامان و لباس کے ساتھ۔

ii. سچائی کے ساتھ پرستش کرنے کا مطلب ہے کہ آپ خُدا کے سارے کلام کے مطابق، خاص طور پر نئے عہد نامے کے مکاشفے کی روشنی میں پرستش کرتے ہیں۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ آپ سچائی کے ساتھ خُدا کی حضوری میں آتے ہیں نہ کہ مکر، حیلے و بناوٹ یا روحانی نمائش کے ساتھ۔

ہ. مَیں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں: اگرچہ وہ عورت ایک گناہگار تھی، لیکن یسوع نے اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کیا۔ یسوع گناہگاروں پر اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔

8. (27-30 آیات) عورت اپنے شہر کے لوگوں کو یسوع کے بارے میں بتاتی ہے۔

اتنے میں اُس کے شاگرد آ گئے اور تعجب کرنے لگے کہ وہ عورت سے باتیں کر رہا ہے تو بھی کسی نے نہ کہا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ یا اُس سے کس لئے باتیں کرتا ہے؟۔ پس عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی۔ آؤ ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتا دیئے۔ کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے؟ وہ شہر سے نکل کر اُس کے پاس آنے لگے۔

أ. اُس کے شاگرد آ گئے اور تعجب کرنے لگے کہ وہ عورت سے باتیں کر رہا ہے: شاگرد اِس وجہ سے حیران تھے کیونکہ ایک سامری عورت کے ساتھ گہری اور قدرے لمبی گفتگو یسوع کی طرف سے اُس دور کی سماجی حد بندیوں کو عبور کرنے کے مترادف تھی۔ پھر بھی غالباً یہ خیال کرتے ہوئے کہ اُس میں کوئی زیادہ مسئلہ بھی نہیں تھا اُنہوں نے اِس حوالے سے یسوع سے کوئی سوال نہ کیا تھا۔

i. تو بھی کسی نے نہ کہا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ "اُس کی خاموشی یسوع کی تعظیم اور عزت کی بدولت تھی۔ وہ پہلے ہی اِس بات کو سیکھ چکے تھے کہ یسوع جو کچھ بھی کرتا تھا اُس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی تھی، اگرچہ ہر دفعہ وہ وجہ فوری یا ظاہری طور پر جاننا ممکن نہ ہوتا تھا۔" (ڈوڈز) "اُنہوں نے اُس کے ساتھ رہتے ہوئے یہ بات اچھی طرح سیکھ لی تھی اور وہ اِس چیز کو جانتے تھے کہ یسوع ربیوں کی باتوں کو ہمیشہ معتبر نہیں مانتا تھا اور اُنکی پرواہ بھی نہیں کرتا تھا اور ایسا کرنے کی بھی اُس کے پاس بہت نمایاں اور اہم وجوہات ہوتی تھیں۔" (مورث)

ب. پس عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی: ہو سکتا ہے شاگردوں کی عجیب سی خاموشی کو دیکھ کر اُس عورت نے یسوع کے ساتھ اپنی گفتگو کا سلسلہ بند کیا اور اُس کے بعد وہ سوخار شہر میں چلی گئی۔ اُس نے یسوع کے ساتھ جو گفتگو کی تھی اُس کی وجہ سے وہ انتہائی متاثر ہوئی تھی (اور وہ اِس بات کے بارے میں بہت پُریقین بھی تھی کہ وہ واپس آئے گی) اِس لئے وہ اپنا گھڑا وہیں پر چھوڑ گئی۔

i. عورت کا اپنا گھڑا وہاں پر چھوڑ جانا ایک چھوٹا اور معمولی نقطہ ہے جو اُس وقت کسی چشم دید گواہ نے یاد رکھا۔ چونکہ یوحنا یسوع کے شاگردوں میں سے ایک تھا لہٰذا یہ واقعہ لکھتے ہوئے اُس نے اِس بات کو بیان کرنا یاد رکھا تھا۔

ج. آؤ ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتا دیئے۔ کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے؟ یسوع نے اُس عورت کو اِس قدر زیادہ متاثر کیا تھا کہ وہ اپنے شہر کے لوگوں کو یہ بتانے کے لئے مجبور ہو گئی کہ اُنہیں کنویں پر آ کر یسوع سے ملاقات کرنی چاہیے۔ اگرچہ یسوع نے اُس عورت کے سارے گناہ (میرے سب کام مجھے بتا دیئے) اُس پر ظاہر کر دیے اِس کے باوجود اُس نے اُس عورت کو متاثر اور توبہ کے لئے اپنی طرف راغب کیا تھا۔

i. یہ سامری عورت یسوع کی محبت اور رحمدلی سے اِس قدر متاثر تھی کہ ابھی وہ اپنے اُنہی لوگوں کے بتانے اور بلانے کے لئے بھاگی پھر رہی تھی جو اُسے سماجی طور پر اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور اُس سے قطع تعلق کئے ہوئے تھے۔ "اگرچہ پہلے وہ لوگوں کا سامنا کرنے سے کتراتی تھی مگر یسوع کے ساتھ ملاقات کرنے کے بعد وہ بالکل تبدیل شدہ شخصیت بن چکی تھی۔ پس اِس نئ شخصیت کے ساتھ وہ لوگوں کو ڈھونڈ رہی تھی تا کہ اُن کے ساتھ بھی وہ اُس خوشخبری کو بانٹ سکے۔" (بروس)

ii. اگرچہ یسوع نے اُس سامری عورت پر اُس کے سب گناہوں کو عیاں کر دیا تھا اِس کے باوجود اُسکی محبت اور رحمدلی نے اُس عورت کو انتہائی متاثر کیا تھا اور وہ اپنے بارے میں سماجی سوچ کے متعلق بھول ہی گئی۔ اور اُس کے لوگوں کے پاس پہنچنے اور اُن سے بات کرنے کی وجہ سے لوگ بھی اُس کے تمام گناہ، خطاؤں (جو کچھ اُس نے کیا تھا) کو بھول گئے۔ یہ معاف کر دینے والی تبدیلی اُس گہرے تاثر کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اُس کی خفیہ زندگی کے بارے میں یسوع کے علم نے اُس پر چھوڑا تھا۔

iii. یسوع نے اُس عورت کو اپنی محبت اور رحمدلی دکھائی اور اُس کو تحفظ کا ایسا احساس دلایا تھا کہ وہ اپنے گناہوں کے عیاں ہو جانے کے باوجود یسوع کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے تحفظ کا احساس رکھتی تھی۔ مسیح کے پیروکاروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو ایسا محفوظ مقام مہیا کریں جہاں پر لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کر سکیں، اُن سے توبہ کر سکیں اور اپنا ایمان یسوع کی ذات پر رکھ سکیں۔

iv. یسوع کے ساتھ اِس سامری عورت کی جتنی بھی گفتگو ہوئی اُس سے اُس عورت کو قطعی طور پر یہ تاثر نہیں ملا تھا کہ وہ اُس سے نفرت کرتا ہے، وہ اُسکی عدالت کرتا ہے یا پھر وہ اپنے پاس اُسکی موجودگی نہیں چاہتا۔ بلکہ اِس سے اُس عورت کو یہی تاثر ملا کہ یسوع وہی کچھ ہے جو ہونے کا اُس نے دعویٰ کیا ہے یعنی مسیحا (مَیں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں)۔

v. جس نے میرے سب کام مجھے بتا دیئے: "یہودی کہتے ہیں کہ آنے والے مسیحا کی اہم خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہو گی کہ وہ دلوں کے تمام راز بتا سکے گا۔ اُن کا ماننا تھا کہ اِس بات کی یسعیاہ 11 باب 2-3 آیات میں پیشن گوئی کی گئی تھی۔" (کلارک) اور یہ بات ماننا بلا جواز نہیں ہو گا کہ سامری بھی مسیحا کی ذات کے تعلق سے ایسی توقعات یا ایسے خیالات رکھتے تھے۔

د. وہ شہر سے نکل کر اُس کے پاس آنے لگے: اُس عورت کی سب لوگوں کو دی گئی دعوت پُر اثر ثابت ہوئی۔ جب اُس نے لوگوں کو بتایا کہ یسوع کون تھا اور کس طرح اُس نے مختصر سی ملاقات میں اُس کی زندگی کو اِس قدر متاثر کیا تھا تو لوگ یسوع سے ملنے کے لئے باہر آئے۔

9. (31-34 آیات) یسوع اپنے شاگردوں کو اپنی قوت اور بغیر کھائے سیر ہونے کا راز بتاتا ہے۔

اتنے میں اُس کے شاگرد اُس سے یہ درخواست کرنے لگے کہ اَے ربی! کچھ کھا لے۔ لیکن اُس نے اُن سے کہا میرے پاس کھانے کے لئے ایسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ پس شاگردوں نے آپس میں کہا کیا کوئی اُس کے لئے کچھ کھانے کو لایا ہے؟۔ یسوع نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں۔

اَ. میرے پاس کھانے کے لئے اَیسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے: شاگرد سامریوں کے شہر میں کھانا لینے کے لئے گئے، اور اب جب وہ لاچکے تو چاہتے تھے کہ یسوع اُن کے ساتھ وہ کھانا کھالے۔

i. "ایک رُوحانی شخص کے لئے اپنی کام کی مصروفیت کی وجہ سے کھانا بھول جانا کوئی اچنبے کی بات نہیں لیکن اُس کے سچے دوستوں کو چاہیے کہ وہ اُس کی یاد دہانی کرواتے رہیں کہ اُسے اپنی صحت کی خاطر کھانا کھانے کی ضرورت ہے۔ ایک خادم کے لئے یہ قابلِ تعریف بات ہے کہ وہ اپنی مقدس خدمت میں آگے بڑھتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو بھول جائے، لیکن نرم دل اور سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انتباہ کے الفاظ کے ساتھ مداخلت کریں اور اُس پُرجوش رُوح (رُوحانی خادم) کو یہ یاد دلائیں کہ اُس کا بدن محض خاک (کمزور) ہے۔ میرے خیال سے شاگردوں نے بہت اچھا کام کیا جب اُنہوں نے کہا کہ اَے ربّی! کچھ کھالے۔" (سپرجن)

ii. یہاں پر یسوع یہ نہیں کہہ رہا کہ کھانا پینا اور آرام کرنا درست نہیں ہے۔ اِس کے برعکس وہ اپنے شاگردوں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ زندگی اِن سب چیزوں سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا۔

iii. میرے پاس کھانے کے لئے اَیسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے: "یہاں پر استعمال ہونے والے اِسمِ ضمیر 'میرے' اور 'تم' پر زور دیا گیا ہے۔ میرے پاس کھانے کے لئے ایسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے۔" (ڈوڈز)

iv. "اِن الفاظ میں ہمارے خُداوند نے اپنی قوت اور اپنے شاگردوں کی کمزوری کے راز کے بارے میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔" (مورگن)

ب. میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں: یسوع کے پاس اپنی قوت اور اطمینان کا دُنیاوی خوراک سے بھی بڑا ذریعہ موجود تھا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُس کا اصل کھانا (اصلی اطمینان) خُدا کی مرضی کو پورا کرنا ہے۔

i. یسوع کی پوری توجہ کا مرکز کام، اُس وقت کی ضرورت، حکمتِ عملی، کام کا طریقہ کار اور حتیٰ کہ ضرورت مند رُوحیں بھی نہیں تھا۔ سب سے پہلے اُس کا مقصد خُدا کی مرضی کو پورا کرنا تھا۔ اِس کے برعکس ہمارے سامنے شیطان سب سے بڑی مثال ہے جو خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرنا چاہتا، وہ خُدا کی مرضی کے برعکس اپنی مرضی کو اہمیت دیتا ہے (یسعیاہ 14 باب 12-15 آیات)

ii. "یسوع یہاں پر یہ بھی نہیں کہتا ہے کہ 'میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کروں' وہ اپنے بیٹے سے بھی نچلے عہدے پر اپنے آپ کو بیان کرتے ہوئے خادم بناتا ہے، اور جس مشن پر وہ بھیجا گیا ہے اُس پر مکمل طور پر اپنا دھیان رکھتا ہے، اور اُس نے اپنے آپ کو خُدا کی مرضی میں جذب کر دیا ہے جس کے مطابق وہ اِس دُنیا میں اُسکا مشن پورا کرنے کو آیا۔" (سپرجن)

iii. بے شمار لوگوں کے ایسے ہی تجربات نے کئی صدیوں کے دوران یسوع کے اِس بیان کو سچا ثابت کیا۔ کوئی بھی اور چیز خُدا کی مرضی کو پورا کرنے سے زیادہ اطمینان بخش نہیں ہے اور خُدا کی مرضی ہر ایک ایماندار کے لئے کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ بات توقعات کے اور ہماری اپنی ذات کی شناخت اور کھوج کے منافی ہے، لیکن اِس کے باوجود یہ سچ ہے۔

iv. "اِس دُنیا کا انسان سمجھتا ہے کہ اگر وہ اپنے طریقے سے ہر ایک کام کرے تو وہ مکمل طور پر خوشی پا سکتا ہے۔ اور اُس کے موجودہ حالت یا آئندہ حالت میں خواب اِن باتوں یا تصورات پر محیط ہوتے ہیں کہ اُسکی اپنی خواہشات پوری ہوں، اُسکی آرزوئیں پوری ہوں، اُس کے دل کی ہر ایک تمنا اُسے مل جائے۔ لیکن یہ سب کچھ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ کوئی بھی انسان اِس طرح سے کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتا۔" (سپرجن)

v. "جس وقت یسوع بہت تھکا ہوا تھا اُس وقت بھی اُس کی خوشی اور اطمینان اِسی بات میں تھا کہ وہ خُدا کی مرضی کو پورا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِس بات کے شعور نے کہ وہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کر رہا ہے یسوع کا تازہ دم کر دیا تھا۔ اُس کی جسمانی پیاس (اور یقیناً دن کے اُس پہر میں بھوک) جسے ہمارے خُداوند نے پہلے محسوس کیا تھا وہ اُس سامری عورت کی رُوح میں الٰہی کام کرنے کی بدولت بھلائی جا چکی تھی۔" (ایلفرڈ)

ج. **اور اُس کا کام پورا کروں:** یسوع کا اطمینان صرف خُدا کے کام کو شروع کرنے میں ہی نہیں تھا بلکہ اُسے ختم کرنے میں بھی تھا۔ پس یہ بات گزشتہ آیت میں شروع ہونے والے خیال کو اختتام تک پہنچاتی ہے۔

- یسوع نے اپنے آپ کو اپنے خُدا باپ کی مرضی کے تابع کر دیا تھا۔
- وہ ایک جانے پہچانے حکم کی تعمیل کے لئے بلایا گیا تھا۔
- وہ اُس حکم کی تعمیل کرنے کو آیا تھا۔
- وہ اُس کام کو مکمل کر کے ختم کرنے کے لئے آیا تھا۔

i. **اُس کا کام پورا کروں:** "یہاں پر استعمال ہونے والا 'فعل' اُس فعل کے ساتھ ملتا جلتا یا اُس کا ہم اصل ہے جو یسوع نے صلیب پر اُس وقت استعمال کیا جب اُس نے بڑے زور سے پکارا ' تمام ہوا' (یوحنا 19 باب 30 آیت)" (مورث)

10. (35-38 آیات) یسوع اپنے شاگردوں کو بشارت کے کام کی اہمیت، موقعے اور ہنگامی صورتحال کے بارے میں بتاتا ہے۔

کیا تم کہتے نہیں کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟ دیکھو مَیں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں اُٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو فصل پک گئی ہے۔ اور کاٹنے والا مزدوری پاتا اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے پھل جمع کرتا ہے تا کہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مل کر خوشی کریں۔ کیونکہ اِس پر یہ مثل ٹھیک آتی ہے کہ بونے والا اور ہے۔ کاٹنے والا اور۔ مَیں نے تمہیں وہ کھیت کاٹنے کے لئے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی۔ اَوروں نے محنت کی اور تم اُن کی محنت کے پھل میں شریک ہوئے۔

اَ. **فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟** یہ ایک ضرب المثل تھی جو اِس میں یہ تصور پیش کرتی تھی کہ کسی مخصوص کام کو کرنے کے لئے جلد بازی کی ضرورت نہیں کیونکہ اُس کے کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا، چیزیں یا کام مناسب وقت لیتے ہیں اور ایسے میں ہمارے پاس صرف انتظار کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہوتا۔ یسوع نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس سوچ کے مالک ہوں۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد سمجھیں اور اِس طرح سے عمل بھی کریں گویا فصل پک کر تیار ہو چکی ہے۔

i. "یونانی زبان میں اِس ضرب المثل "فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں" میں بڑا شاعرانہ توازن اور ترتیب پائی جاتی ہے، جس سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اُس وقت کی کوئی مشہور ضرب المثل تھی۔" (بروس)

ii. "فصل پک چکی ہے، مزدور کی مزدوری موجود ہے، ابھی چاہیے کہ کوئی بھی شخص پیچھے نہ رہے، کیونکہ فصل لوگوں کا انتظار نہیں کرے گی۔" (مورث)

ب. **اپنی آنکھیں اُٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو فصل پک گئی ہے:** یسوع نے کھانے اور فصل کے تصور کو لیکر رُوحانی باتوں کے بارے میں بہت اہم باتیں سکھائیں۔ فصل کا تصور یہ ہے کہ بہت سارے ایسے لوگ موجود ہیں جو بالکل تیار ہیں کہ اُنہیں خُدا کی بادشاہی میں قبول کیا جائے، لہذا شاگردوں کو اپنے آپ کو کھیت میں کام کرنے والے مزدور تصور کرنا چاہیے، جو فصل کے پکنے کے موقع پر فصل کو کاٹیں۔

i. "جس وقت یسوع یہ باتیں کر رہا تھا اُس وقت سامری لوگ اپنے گھروں میں سے نکل کر کھیتوں میں سے گزرتے ہوئے اُس کی طرف آ رہے تھے۔ اُن لوگوں کی چاہت اور آرزومندی جنہیں یہودی غیر کہہ کر رد کرتے تھے یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ اُس پکی ہوئی فصل کی مانند ہیں جو کاٹی جانے کے لئے تیار ہے۔" (ٹینی)

ii. یسوع نے ایک طرح سے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ ابھی فصل کے آنے میں چار مہینے باقی ہیں۔ اگر اُن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں تھیں تو وہ دیکھ سکتے تھے کہ فصل بالکل تیار ہے۔ وہ مکمل طور پر پک چکی ہے۔

iii. "ہمیں اِس بات پر یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ فصل پک چکی ہے۔ ہمیں موجودہ طور پر برکت کے بارے میں توقع کرنی چاہیے، اِس بات پر ایمان بھی رکھنا چاہیے کہ خُدا کی مرضی کے مطابق ہم وہ برکت پائیں گے، اُس برکت کے حصول کے لئے جو کام خُدا نے ہمارے سپرد کیا ہے اُسے کرنا چاہیے اور ہمیں اُس وقت تک سکھ کا سانس نہیں لینا چاہیے جب تک ہم اُس کام کو مکمل نہ کر لیں۔" (سپرجن)

ج. کاٹنے والا مزدوری پاتا اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے پھل جمع کرتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مل کر خوشی کریں: یسوع نے اپنے شاگردوں کی کم از کم تین طریقوں سے حوصلہ افزائی کی کہ وہ اُس کے ساتھ کام کریں۔

- اُنہیں اِس کام کی مزدوری ملے گی (کاٹنے والا مزدوری پاتا ہے)
- اُن کے کام کی بھلائی ہمیشہ تک قائم رہے گی (ہمیشہ کی زندگی کے لئے پھل جمع کرتا ہے)
- اور بونے والا اور کاٹنے والا دونوں ملکر خوشی کریں گے

د. مَیں نے تمہیں وہ کھیت کاٹنے کے لئے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی۔ اَوروں نے محنت کی اور تم اُن کی محنت کے پھل میں شریک ہوئے: شاگرد ابھی پکی ہوئی فصل کو فوری طور پر کاٹ سکتے تھے اور وہ اُس فصل کو کاٹتے کو تھے جس کا بیج اُنہوں نے نہیں بویا تھا۔

i. یوحنا اصطباغی اور یسوع نے بیج بویا اور اِس موقعے پر اُس کے شاگرد فصل کو کاٹنے والے تھے، بہت زیادہ دفعہ خُدا کا کام اِسی انداز سے ہوتا ہے— بونے والا اور ہے۔ کاٹنے والا اور (1 کرنتھیوں 3 باب 6-8 آیات)

11. (39-42 آیات) بہت سارے سامری اِس دُنیا کے مسیحا پر ایمان لاتے ہیں۔

اور اُس شہر کے بہت سے سامری اُس عورت کے کہنے سے جس نے گواہی دی کہ اُس نے میرے سب کام مجھے بتادِیئے اُس پر ایمان لائے۔ پس جب وہ سامری اُس کے پاس آئے تو اُس سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رہ چنانچہ وہ دو روز وہاں رہا۔ اور اُس کے کلام کے سبب سے اور بھی بہتیرے ایمان لائے۔ اور اُس عورت سے کہا اب ہم تیرے کہنے ہی سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم خود سن لیا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت دُنیا کا منجی ہے۔

اَ. اور اُس شہر کے بہت سے سامری۔۔۔ اُس پر ایمان لائے: اُس موقعے پر شاگرد یسوع کے بارے میں اور مستقبل میں اُس کے صلیب پر مکمل کئے جانے والے کام کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ لیکن وہ یقینی طور پر اِس بات پر ایمان رکھ سکتے تھے کہ وہ مسیحا ہے۔ پس اُنہوں نے اُس کا یقین کیا اور اُس عورت کی گواہی کی وجہ سے بہت سارے اُس پر ایمان لائے۔

ب. اُس نے میرے سب کام مجھے بتادِیئے: وہ عورت اِس وجہ سے تو حیران تھی ہی کہ یسوع نے اُس کی زندگی کے تمام حقائق اُسے بتادیئے تھے لیکن وہ اِس بات سے اور زیادہ حیران تھی کہ اُن سب حقائق کو جاننے کے باوجود یسوع اُس کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آیا تھا۔ عام زندگی میں ہم جانتے ہیں کہ اگر

کوئی شخص ہماری زندگی کے تمام بُرے معاملات کے بارے میں باخبر ہو جائے تو وہ شاید پھر ہمیں پیار نہیں کرے گا، لیکن یسوع گناہگاروں سے پیار کرتا ہے، اُسکی مثال ہم اِس عورت کی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔

ج. **چنانچہ وہ دو روز وہاں رہا:** اگر ہم یسوع کے دور کے یہودیوں کے سامریوں کے بارے میں تصورات کو مدِ نظر رکھیں تو یسوع کا یہ اقدام حیرت انگیز اور قابلِ تحسین تھا۔ اُس دور کے یہودی جہاں تک ممکن ہو تا سامریوں کیساتھ ملاقات سے اور اُن کے علاقوں میں سے گزرنے سے کتراتے تھے۔ اور اگر کبھی اُنہیں انتہائی مجبوری کی حالت میں سامریوں کے علاقے سے گزرنا بھی پڑتا تو وہ وہاں سے انتہائی جلدی گزرنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن یسوع وہاں پر اُن کے درمیان دو دن تک رہا۔

i. "سامریوں کا دھتکارے یا ٹھکرائے جانے کے خوف کے بغیر ایک یہودی اُستاد کو دعوت دینا کہ وہ اُن کے ہاں آئے اور اُن کے ساتھ ٹھہرے یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع نے کس طرح مکمل طور پر اُن کی محبت اور اُنکا اعتماد جیت لیا تھا۔" (بروس)

ii. "یسوع کے وہاں پر قیام کے دوران اُس کے منطقی انداز سے بات چیت کرنے اور اُسکی گفتگو کے سبب سے اور کئی لوگ ایمان لائے اور یوں اُس عورت نے جو کام شروع کیا اُس میں خُداوند نے بہت زیادہ اضافہ کر دیا تھا۔" (ٹرینچ)

د. **اُس کے کلام کے سبب سے اور بھی بہتیرے ایمان لائے:** یسوع جتنے دن اُن سامریوں کے ہاں رہا، اُس نے اُنہیں تعلیم دی اور اُسکی تعلیم کی وجہ سے بہت سارے اُس پر ایمان لے آئے۔

i. "ہمیں حتمی طور پر معلوم نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ وہی سامریہ کا شہر ہو جہاں بعد میں فلپس نے جا کر منادی کی تھی [اعمال 8 باب 5 آیت]۔" (بروس)

ہ. **ہم خود سن لیا اور جانتے ہیں کہ فی الحقیقت دُنیا کا منجی ہے:** یسوع کو کنویں پر ملنے والی اُس عورت کی گواہی نے سوخار شہر کے سامریوں کی ملاقات یسوع سے کروائی تھی اور اُن کے درمیان اچھا تعلق قائم کر دیا تھا لیکن خود یسوع سے کلام سننے کے بعد ہی وہ لوگ یسوع پر مسیحا اور اِس دُنیا کے نجات دہندے کے طور پر گہرا ایمان لائے۔

i. **الحقیقت دُنیا کا منجی ہے:** "صرف یہودیوں ہی کا نہیں، بلکہ سامریوں کا بھی اور پوری دُنیا کی غیر اقوام کا بھی منجی اور نجات دہندہ۔" (کلارک)

ii. "دُنیا کے منجی یا نجات دہندے کا لقب بذاتِ خود اُن کے ذہن میں نہیں آیا ہو گا، غالباً اُنہوں نے یسوع کی تعلیمات کی بنیاد پر ہی جو اُنہوں نے اُس کے قیام کے دوران سنی تھی اُسے دُنیا کا نجات دہندہ کہا۔" (ڈوڈز)

ب۔ افسر کے بیٹے کی شفا: دوسرا نشان

1. (43-46 آیت الف) یسوع گلیل میں واپس آتا ہے۔

پھر اُن دنوں کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو گیا۔ کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ پس جب وہ گلیل میں آیا تو گلیلیوں نے اُسے قبول کیا۔ اِس لئے کہ جتنے کام اُس نے یروشلیم میں عید کے وقت کئے تھے اُنہوں نے اُن کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بھی عید میں گئے تھے۔ پس وہ پھر قانایِ گلیل میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مے بنایا تھا۔

اَ. **نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا:** گلیل وہ علاقہ تھا جہاں پر یسوع نے پرورش پائی تھی۔ کیونکہ اُس علاقے کے لوگ یسوع اور اُس کے خاندان سے واقف تھے اِس لئے وہ اُس کی ایسے عزت نہیں کرتے تھے جیسے اُنہیں کرنی چاہیے تھی۔ اِس بات سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اصل میں وہ یسوع کو صحیح معنوں میں جانتے ہی نہیں تھے، اگر وہ یسوع کی ذات کی حقیقت کو جانتے تو وہ یقینی طور پر اُس کی بہت زیادہ عزت کرتے۔

i. یہاں پر ایک ایسی چیز کارفرما ہے جسے ہم جھوٹی واقفیت کہتے ہیں، اور یہاں کے لوگوں میں یہ خطرناک احساس موجود تھا کہ وہ یسوع سے اچھی طرح واقف تھے یا اُس کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔ پس جھوٹی واقفیت کا یہ خطرناک احساس ہی یسوع کی عزت نہ کرنے جیسے اقدام کا موجب بنا۔

ii. یہاں پر اِس بات کا تعین کرنا قدرے مشکل ہے کہ جب یوحنا یسوع کا یہ بیان پیش کر رہا ہے تو آیا وہ یہودیہ کے بارے میں بات کر رہا ہے یا پھر گلیل کے بارے میں۔ اِن دونوں علاقوں کے بارے میں مختلف باتیں اور وجوہات پیش کی جاسکتی ہیں۔ اگر ہم دیگر اناجیل میں دیکھیں تو اِس بات کو پیش کرتے ہوئے وہ اِسے گلیل کے علاقے کیساتھ جوڑتے ہیں (متی 13 باب 57 آیت؛ مرقس 6 باب 4 آیت)۔

iii. "پس وہ گلیل کو چلا گیا، تاکہ وہ شہرت یا مشہوری سے بچ سکے، کیونکہ اُس نے خود ہی یہ گواہی دی تھی کہ اُس کا اپنا علاقہ (گلیل) ہی وہ جگہ تھی جہاں پر اُس کی بطورِ مسیحا یا بطورِ نبی کم عزت ہو گی۔" (ایلفرڈ)

ب. **جتنے کام اُس نے یروشلیم میں عید کے وقت کئے تھے اُنہوں نے اُن کو دیکھا تھا:** باقی یہودیوں کی طرح گلیل کے یہودیوں کے لئے بھی رسمی لحاظ سے یہ لازمی تھا کہ وہ عیدوں کے موقع پر یروشلیم شہر کو جایا کرتے تھے (یہ خروج 23 باب 14-17 آیات کی تکمیل تھی)۔ پس اِس خاص موقعے پر اُنہوں نے اُن سب باتوں اور کاموں کو یاد کیا جو یسوع نے یروشلیم میں کئے تھے۔

i. غالباً اُنہوں نے دیکھا ہو گا کہ کیسے یسوع نے ہیکل کے بیرونی صحن میں تاجروں کے تختوں کو اُلٹ دیا تھا (یوحنا 2 باب 13-27 آیات)، یسوع نے اپنے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بارے میں پیشگوئی بھی کی تھی (یوحنا 2 باب 18-22 آیات) اور اُس نے یروشلیم میں اور بہت سارے نشانات اور معجزات بھی دکھائے تھے جن کی تفصیلات کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں ہے (یوحنا 2 باب 23-25 آیات)۔

ii. "گلیلیوں کے جوش و جذبے کی بنیاد بہت زیادہ مضبوط نہیں تھی۔ اُن کے اِس جوش کی بنیاد یہ ادراک نہیں تھا کہ یسوع در حقیقت مسیحا اور اِس دُنیا کا نجات دہندہ ہے بلکہ اُسکی بنیاد وہ معجزات اور نشانات تھے جو یسوع نے دکھائے تھے۔ پس اِس لحاظ سے اُن کا یسوع کو قبول کرنا ایک طرح سے اُسے رَد کرنے کے مترادف تھا۔ اُنہوں نے ایک طرح سے اُسکی عزت افزائی تو کی لیکن یہ وہ عزت نہیں تھی جس کا وہ اصل میں حق دار تھا۔" (مورث)

2. (46ب تا 48 آیات) ایک افسر اور اُسکا بیمار بیٹا

اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار تھا۔ وہ یہ سن کر کہ یسوع یہودیہ سے گلیل میں آگیا ہے اُس کے پاس گیا اور اُس سے درخواست کرنے لگا کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا بخش کیونکہ وہ مرنے کو تھا۔ یسوع نے اُس سے کہا جب تک تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔

اَ. **جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار تھا:** اِس وقت تک یسوع نے کفرنحوم کو ایک طرح سے اپنا گھر بنا لیا ہوا تھا (متی 4 باب 13 آیت؛ یوحنا 2 باب 12 آیت)۔ پس جب یسوع قانایِ میں تھا تو افسر کفرنحوم سے قریباً 20 میل (32 کلومیٹر) یا اِس سے بھی زیادہ سفر کر کے اُس کے پاس قانایِ میں آیا۔

i. اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا: " لغوی معنوں میں اِس شخص کی تعلق داری شاہی گھرانے کے ساتھ تھی، غالباً یہ ہیرودیس انتپاس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی افسر تھا۔" (ایلفرڈ)

ب. اُس سے درخواست کرنے لگا کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا بخش کیونکہ وہ مرنے کو تھا: یہ ملازم (افسر) بھی اُن بہت سارے والدین میں سے ایک تھا جو اپنے بچّوں کے لئے یا بچّوں کی جگہ پر یسوع کے پاس آتے ہیں۔ وہ غالباً بڑی جلدی میں بڑے دکھی دل کے ساتھ یسوع کے پاس آیا کیونکہ اُس کا بیٹا مرنے کو تھا۔

i. "اُس وقت شاہی آسائشوں سے پُر بھڑکیلی زندگی کیسی بے مزہ، پھیکی اور بے سود محسوس ہوئی ہو گی جب تیز و تُند بخار کی وجہ سے اُس کے پیارے بیٹے کی دلخراش اور بدحواس چیخوں کی آواز اُس کے کانوں میں پڑی ہو گی۔" (موریسن)

ج. جب تک تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے: یسوع اُن لوگوں کو ایک انداز سے جھڑکتا ہے جو ایمان لانے کے لئے پہلے نشان اور معجزات دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یسوع ایک بیمار بچے کے والد کے ساتھ کافی زیادہ سختی سے پیش آ رہا ہے لیکن دراصل یسوع گلیل میں ایسے بے شمار لوگوں سے مل چکا تھا جو صرف اور صرف اُس کے معجزات میں دلچسپی رکھتے تھے۔ پس اِس پس منظر میں یسوع کا اُس شخص سے اِس انداز میں بات کرنا قطعی طور پر عجیب نہیں ہے۔

i. عجیب نشانات و معجزات کسی بھی انسان کی خُدا پر ایمان لانے میں رہنمائی کر سکتے ہیں، اور یہ خُدا کے خادم کی خدمت کی سچائی کی توثیق بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کسی شخص پر کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہ چھوڑیں، مزید یہ کہ ابلیس بھی جھوٹے نشانات و معجزات دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ (2 تھسلنیکیوں 2 باب 9 آیت)

ii. خُدا کی طرف سے دکھائے جانے والے عجیب نشانات و معجزات بہت اچھی چیز ہیں لیکن ہمیں اِنہیں اپنے ایمان کی بنیاد نہیں بنانا چاہیے۔ ہمیں خُدا کی طرف سے اُسکی سچائی یا کسی اور بات کے لئے اِن پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ نشانات و معجزات اپنے آپ میں کسی شخص کو تبدیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ بنی اسرائیل نے کوہِ سینا کے مقام پر حیرت انگیز معجزات دیکھے اور اُنہوں نے تو حتیٰ کہ خُدا کی آواز کو بھی سُنا (خروج 19 باب 16- 20 آیات) لیکن اِس کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم اُنہیں سونے کے ایک بچھڑے کی پوجا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں (خروج 32 باب 1- 6 آیات)۔

iii. "یہ الفاظ ہمارے سامنے سامریوں اور یہودیوں کے درمیان ایک بہت عمدہ موازنہ پیش کرتے ہیں، سامریوں نے اُس کے کلام کو سنا اور اُس پر ایمان لائے اور یہودی جب تک نشانات اور معجزات نہ دیکھ لیں وہ ایمان لانے کے لئے تیار نہیں۔" (ایلفرڈ)

3. (49-50 آیات) یسوع یہ اعلان کرتا ہے کہ اُس ملازم کا بیٹا شفا پا گیا ہے اور وہ ملازم اِس بات پر ایمان لاتا ہے۔

بادشاہ کے ملازم نے اُس سے کہا اَے خُداوند میرے بچہ کے مرنے سے پہلے چل۔ یسوع نے اُس سے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اُس شخص نے اُس بات کا یقین کیا جو یسوع نے اُس سے کہی اور چلا گیا۔

اَ. بادشاہ کے ملازم نے اُس سے کہا: یہ شخص بادشاہ کا ملازم تھا یقیناً وہ اچھے قد و قامت کا شخص تھا اور کسی اچھے عہدے پر فائز تھا۔ اُس کا قد و قامت اور اُس کا عہدہ اُس وقت کی اہم ضرورت کے سامنے بے بس اور بے کار تھا۔ اُس وقت وہ مصیبت کے اُس اثر کا تجربہ کر رہا تھا جو سب کو برابر کر دیتا ہے۔

ب. **اَے خُداوند میرے بچہ کے مرنے سے پہلے چل:** جب اُس نے پہلی بار یسوع سے بات کی تو ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے یسوع نے اُسے کسی بھی طرح کے کسی معجزے یا نشان کی درخواست کرنے سے روک دیا تھا۔ لیکن اُس کی یہاں پر کی گئی درخواست سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے ایسے معجزات کی درخواست سے منع نہیں کیا تھا جن سے کسی کی مدد ہو سکے بلکہ ایسے معجزات کی درخواست سے منع کیا تھا جو لوگ بس محظوظ ہونے کے لئے دیکھنا چاہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اُن کے ایمان کی بنیاد بنیں گے۔

i. جس وقت بادشاہ کا ملازم یسوع سے درخواست کر رہا تھا تو وہ اپنے عہدے کی بنیاد پر یسوع سے کچھ کروانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ ایک بیمار بچے کے بے بس باپ کے طور پر اُس سے مدد مانگ رہا تھا۔ اگر وہ ایک امیر اور اہم شخص کے طور پر یسوع کے سامنے آ کر اُس سے کچھ کرنے کا مطالبہ کرتا تو یقینی طور پر اُسے کچھ بھی حاصل نہ ہوتا۔

ii. "اُس نے اپنی معاشرتی فضیلت یا استحقاق کو ظاہر یا ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنے بیٹے کی بیماری کے حوالے سے گزارش کی۔ جس وقت اُس نے اپنے بیٹے کے حوالے سے بات کی تو اُس نے یہ نہیں کہا کہ وہ ایک اہم شخص کا اہم بیٹا ہے، یسوع کے سامنے ایسی بات کرنا یقینی طور پر بہت بُرا ثابت ہوتا، نہ ہی اُس نے اِس بات پر زور دیا کہ وہ اُس کا پیارا بیٹا تھا، ایسی گفتگو یا وجہ بھی یسوع کے سامنے بے سود ثابت ہوتی، اُس نے یسوع سے گزارش کرتے ہوئے بتایا کہ اُس کا بیٹا مرنے والا ہے۔ بچے کی انتہائی بُری حالت ہی اِس بات کی وجہ تھی کہ وہ یسوع کو جلد چلنے کو کہہ رہا تھا۔ اُس کا بیٹا موت کے دروازے کی دہلیز پر پہنچ چکا تھا اِس لئے وہ التجا کر رہا تھا کہ اُس پر رحم کا دروازہ کھولا جائے۔" (سپرجن)

ج. **جا تیرا بیٹا جیتا ہے:** جب یسوع نے اُسے ایسا کہا تو یسوع اصل میں اُس کے ایمان کا ایک بہت بڑا امتحان لے رہا ہے کہ وہ ظاہری نشانات و معجزات پر نہیں بلکہ یسوع کے الفاظ پر ایمان لائے۔ اگرچہ اُس کے دل میں کئی طرح کے وسوسے ہونگے اور یہ امتحان اُس کے لئے کڑا ہوگا لیکن اُس نے یسوع کے الفاظ کا یقین کیا اور وہاں سے رخصت ہو کر چلا گیا۔ پس بادشاہ کا یہ ملازم اپنے عمل سے اِس بات کا اظہار کرتا ہے کہ سچا ایمان صرف اور صرف یسوع کے منہ سے نکلنے والے کلام پر ایمان لانا ہے۔

i. "وہ بیمار لڑکا اِس بات کا مستحق تھا کہ یسوع اُس پر رحم کر کے اُسے شفا بخشے، لیکن اُس سے بھی کہیں زیادہ ضروری اور اہم بات یہ تھی کہ وہ اُس لڑکے کے باپ کی تربیت کرے اور اُس کی درست سمت میں رہنمائی کرے۔" (میکلیرن)

ii. " اگر ہمارا خُداوند اُس کی درخواست کے مطابق اُٹھ کر اُس کے ساتھ چلا جاتا اور وہاں جا کر اُس کے بیٹے کو شفا دیتا تو بھی اُس شخص کا توکل یسوع پر مکمل طور پر نہ ہوتا اور اُس کے دل میں یہ شک رہتا کہ ہمارے خُداوند کی قدرت قانایِ سے کفرنحوم تک نہیں پہنچ سکتی۔ پس اُس کے دل سے ایسے کسی عدم اعتماد کو ایک ہی بار ختم کرنے کے لئے اور اپنی لامحدود قدرت پر اُسکا مکمل ایمان قائم کرنے کے لئے اُس نے کفرنحوم سے بہت فاصلے پر ہوتے ہوئے اُسکے بیٹے کو اپنی اُس قدرت سے شفا بخشی جس سے آسمان اور زمین پُر ہیں۔" (کلارک)

د. **تیرا بیٹا جیتا ہے:** یسوع نے اِس لڑکے کی شفا میں کسی طرح کے ڈرامائی عوامل کو استعمال نہیں کیا۔ بہت سارے لوگ خُدا کی خدمت اور کام میں کئی طرح کے ڈرامائی عوامل کو دیکھنا چاہتے ہیں، کئی بار خُدا ایسے لوگوں کو ایسے عوامل اور اثرات دکھاتا بھی ہے۔ حقیقی ایمان معجزات اور نشانات کے ظاہری مظاہر کو دیکھ اور سمجھ تو لیتا ہے لیکن وہ ہمیشہ ہی اِن کا تقاضا نہیں کرتا۔

4. (51-54 آیات) ملازم کو معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے بیٹے نے ایک خاص وقت پر شفا پائی تھی۔

وہ راستہ میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اُس نے اُن سے پوچھا کہ اُسے کس وقت سے آرام ہونے لگا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھنٹے میں اُس کی تپ اُتر گئی۔ پس باپ جان گیا کہ وہی وقت تھا جب یسوع نے اُس سے کہا تھا تیرا بیٹا جیتا ہے اور خود اور اُس کا سارا گھرانا ایمان لایا۔ یہ دُوسرا معجزہ ہے جو یسوع نے یہودیہ سے گلیل میں آکر دکھایا۔

اَ. **تیرا بیٹا جیتا ہے:** اُس ملازم نے ثبوت کے بغیر ہی اِس بات کو مان لیا تھا لیکن اُس کا ثبوت بھی خوش آئند تھا اور اُسکے لئے خوشی کا باعث تھا۔ شاید اِس بات کا تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ خبر بادشاہ کے اُس ملازم کے لئے کتنی زیادہ خوشی کی تھی بالخصوص یہ بات کہ جس وقت اُس کے بیٹے نے شفا پائی یہ وہی وقت تھا جب یسوع نے اُس سے کہا تھا کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔

i. اِس معجزے کا ثبوت بڑا سادہ اور بہت ہی واضح تھا۔ جس وقت یسوع نے یہ الفاظ کہے کہ تیرا بیٹا جیتا ہے تو اُس لڑکے نے اُسی وقت شفا پائی تھی اور اُس کی شفا بہت واضح تھی۔

ii. اُس کے نوکروں کی طرف سے دی گئی اطلاع کے مطابق یہ گزشتہ کل ساتویں گھنٹے میں ہوا تھا۔ اِس کا مطلب ہے کہ بادشاہ کے اُس ملازم کو قاناۂِ سے اپنے گھر واپس کفرنحوم جانے میں کافی زیادہ وقت لگا تھا۔ اُس کا آرام اور تسلی کے ساتھ سفر کرنا اُس کے ایمان کا اظہار تھا۔ جب اُس کا بیٹا بیمار تھا تو وہ کفرنحوم سے خوف اور افراتفری کی حالت میں بھاگا بھاگا آیا، اور یسوع کی بات سننے کے بعد وہ بڑی تسلی اور اطمینان کے ساتھ قاناۂِ سے چلتے ہوئے کفرنحوم پہنچا۔

iii. "یسوع کی طرف سے یہ کہے جانے کے بعد کہ تیرا بیٹا جیتا ہے اُس ملازم کو مکمل یقین آ گیا تھا کہ اُس کا بیٹا نہ صرف زندہ ہے بلکہ اب وہ تندرست بھی ہے، اِس لئے وہ پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے کفرنحوم کی طرف نہیں گیا تھا۔ وہ یسوع کے پاس سے فوراً بھاگتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھنے نہیں گیا، تاکہ اگر یسوع شفا دینے میں کامیاب نہیں ہوا تو وہ کسی اور طبیب کو بلا لے۔ اِس کے برعکس وہ بڑے اطمینان اور بڑے آرام کے ساتھ اپنے گھر واپس گیا تھا اور اُس کو پورا یقین تھا کہ جو کچھ یسوع نے اُس سے کہا تھا وہ بالکل سچ تھا۔" (سپرجن)

ب. **اور خود اور اُس کا سارا گھرانا ایمان لایا:** یسوع کی معجزات دکھانے کی اِس قدرت نے اُس ملازم اور اُس کے خاندان کے ایمان کو بہت زیادہ بڑھایا اور مضبوط کیا تھا۔ وہ یسوع کی بات پر پہلے ہی ایمان لے آیا تھا اور اب وہ اُسکی ذات پر اور زیادہ گہرے طور پر ایمان لایا تھا۔ خُدا کی محبت کے ذاتی تجربے کی وجہ سے اُس کا ایمان بہت گہرا ہو گیا تھا۔

i. "جس وقت یسوع نے پانی کو مے میں تبدیل کیا تو اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے، اب جب اُس نے اِس لڑکے کو شفا دی تو اُس کا باپ اور اُسکا گھرانا یسوع پر ایمان لایا۔ اِن دونوں صورتوں میں اصل متن کے اندر ابتدائی طور پر فعل مضارع (جو ماضی مطلق کو ظاہر کرتا ہے) استعمال ہوا ہے۔ 'وہ اُس پر ایمان لائے'۔" (ٹاسکر)

ii. "ہیرودیس کے دربار میں یسوع مسیح پر اپنے ایمان کا اظہار کرنا آسان بات نہیں تھی۔ ایسی صورت میں اُسے اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف سے مذاق اور ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور ایسا بھی ممکن تھا کہ اُس کے ساتھ کے لوگوں میں سے کچھ یہ خیال کرتے کہ شاید وہ تھوڑا سا پاگل ہو گیا ہے۔" (بارکلے)

ج. **یہ دُوسرا معجزہ ہے:** یوحنا کی انجیل میں اِن معجزات کو نشانات کو اِس لئے پیش کیا گیا ہے کہ اِن کا مطالعہ کرنے والے کی ایمان تک رہنمائی کی جا سکے (یوحنا 20 باب 29-31 آیات)۔ معجزے یا نشان اور ایمان کے درمیان پایا جانے والا تعلق یوحنا 2 باب اور 4 باب میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

- پہلے معجزے نے اُسکے شاگردوں کو ایمان لانے کی طرف راغب کیا۔
- دوسرے معجزے نے بادشاہ کے ایک یہودی ملازم اور اُسکے گھرانے کو ایمان لانے کی طرف راغب کیا۔
- سامری لوگ بغیر کوئی معجزہ دیکھے صرف اُسکے کلام کی وجہ سے ایمان لائے۔

i. پہلے دونوں معجزات جن کا ذکر یوحنا کی انجیل میں کیا گیا ہے قانایِ گلیل میں وقوع پذیر ہوئے۔ پہلا معجزہ اُس دور کی سب سے بہترین تقریب۔یعنی شادی کی تقریب کے موقع پر واقع ہوا۔ دوسرے معجزے کا تعلق ایک بہت ہی گھمبیر صورتحال کے ساتھ ہے جس میں ایک لڑکا اِس قدر بیمار ہے کہ سب خیال کر رہے ہیں کہ وہ جلد مر جائے گا۔ دونوں معجزات میں یسوع کی حقیقی ذات کا واضح مکاشفہ حاصل ہوتا ہے۔